© rasailojaraid.com

مولانا عبدالماجد دریا بادی

شب برات

لطف و نوازش اور عذاب سے چھوٹنے کی رات

خشک سیدھے سادے لوگ بڑے کھرے مسلمان ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کا دین و شریعت ان کا ایمان، ان بیچاروں کے ہاں نہ یہ نہ وہ، نہ آتشبازی نہ ٹیم ٹام، نہ حلوے توشے کی دھوم دھام، چاند نظر آیا شعبان کا، کہ دھیان بندھ گیا رمضان کا۔ اب ہر وقت روزوں کی فکر و اہتمام، ماہِ مبارک ہی کی پیشوائی کا انتظام اور جو ہمت یاوری کر گئی تو اسی مہینہ سے روزہ رکھنے شروع کر دئیے کہ ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور یہی تھا۔ خدمت میں رہنے والے صحابیوں کا بیان ہے کہ روزے تو آپ جب تب رکھا ہی کرتے تھے لیکن شعبان تو کہنا چاہئے کہ روزوں ہی کی نذر ہو جاتا تھا، اور خود اس سرور و سردار نے فرمایا بھی تو ہے کہ رمضان میرے اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان خود میرا مہینہ ہے، رمضان کا مہینہ تو ظاہر ہے، لیکن کیا کہنے ہیں اس مہینے کے بھی جسے اللہ کے رسول اپنا مہینہ فرمائیں۔

خیر یہ سارے مہینہ کے روزے رکھ ڈالنا تو ہمت وروں کا کام ہے، باقی اتنی ہمت نہ ہوئی، جب بھی مہینہ میں کم از کم ایک روزہ پندرہ شعبان کو تو رکھ ہی لیا، چودہ کا دن ختم ہوا اور پندرھویں شب آئی کہ مصلی دمار و عبادت کا بچھا کر بیٹھ گئے، خواہ مسجد میں خواہ گھر میں آج کی رات برکت والی رحمت والی مغفرت والی رات ہے، شریعت کی زبان میں لیلۃ البرات ہے اور برات کے معنی نجات کے قید سے چھوٹنے کے عذاب سے آزاد ہونے کے ہیں۔ لطف و نوازش کی دولت لٹتی ہر رات کو ہے آج اور زیادہ لٹے گی۔ رحمتوں کا نزول ہونا ہر رات کو ہے آج اور زیادہ رہیگا۔ مانگنے والے آج خوب خوب مانگیں گے پانے والے آج خوب خوب پائیں گے، نمازیں پڑھتے تو ہر رات کو تھے آج اور زیادہ پڑھیں گے۔ نفلوں کی تعداد آج معمول سے بڑھا دیں گے۔ رات کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زیادہ سے زیادہ حصے جاگ کر بسر کریں گے، نیند اڑائیں گے، داستانیں سن سن کر نہیں، ناٹک، سوانگ، اپیرا دیکھ دیکھ کر نہیں، گلے کی تانوں اور باجے کی الاپوں میں گم ہو ہو کر نہیں۔ نمازیں پڑھیں گے، قرآن مجید کی تلاوت کریں گے، دعائیں مانگیں گے۔ اپنے لئے بھی دوسروں کے لئے بھی، زندوں کے لئے بھی مردوں کے لئے بھی۔

عشاء کے بعد گشت کو نکل جائیں گے۔ گشت بازاروں کا تماشاگاہوں کا، سیر و تفریح کی دوکانوں کا نہ ہوگا، قبرستانوں کا ہوگا، جی ہاں، آدھی رات کے سناٹے میں ویران اور سنسان قبرستانوں کا ہوگا۔

ہم سب کی مائی عائشہ بیان کرتی ہیں کہ پندرھویں تاریخ شب میں میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتی ہوں، کہ میرے اور سب کے والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ رہے ہیں، آہستہ آہستہ کہ جاگ نہ پڑوں آہستہ چلے، آہستہ کیواڑ کھول باہر قدم مبارک رکھے آہستہ مجھے حیرانی ہوئی اور بدگمانی بھی، کہ کہیں کسی دوسری بیوی صاحبہ کے ہاں تو ارادہ نہیں ہے چپکے سے اٹھ دبے پاؤں پیچھے ہولی، آپ آگے آگے، آپ کے پیچھے پیچھے میں۔ دیکھتی ہوں کہ آپ شہر کے باہر مدینہ کے مشہور قبرستان بقیع میں پہنچے اور کھڑے ہو کر لگے میتوں کے حق میں التجائیں کرنے۔

اللہ اللہ ساری خلقت نیند کے مزے سے رہی ہے، اور ایک اللہ کا بندہ بے نظیر بے مثال اپنا چین چھوڑے نیند سے منہ موڑے خالق کے حضور میں کھڑا مصروف ہے دعاؤں میں التجاؤں میں، مناجاتوں میں، اپنے آقا و سردار کے اسی طریقہ کی پیروی میں سیدھے سادھے مسلمان بھی آج رات کو نرم نرم بستروں کو چھوڑ کر نیند کے مزے سے منہ موڑ کر اپنے اپنے گھروں سے باہر نکلیں گے، یار دوستوں کے چہچہوں کے لئے نہیں غفلت کے قہقہوں کے لئے نہیں، عبرت کے آنسوؤں کیلئے، آہوں کے لئے، دعاؤں کے لئے، اس وقت کے سماں کا کیا کہنا، وہ پندرھویں کے پورے چاند کا نکھار، گویا آسمان سے زمین تک بارش انوار! وہ قبرستانوں کا سناٹا، وہ دلوں میں عبدیت کا احساس، وہ زندوں کا مردوں کے حق میں دعائیں کرنا لجاجت کے ساتھ منت و سماجت کے ساتھ، منظر اس سے بھی بڑھ کر مؤثر اور کولنسا ہوگا، تعلق سننے سے نہیں دیکھنے سے ہے۔ اور دیکھنے سے بھی بڑھ کر خود عمل کرنے سے ہے۔

بندہ نواز کی بندہ نوازی جوشش میں اب بھی نہ آئے گی تو کب آئیگی۔ مانگنے والے اب کون بتائے کیا کیا پاتے ہیں، واپسی میں کیا کیا لاتے ہیں۔ گھر آئے تو کسی نے برائے نام سحری کھائی اور کسی نے یونہی ذری کی ذری کمر سیدھی کر لی فجر میں۔ اب دیر ہی کتنی اور تہجد بھلا آج کیوں ناغہ ہونے لگے صبح ہو گئی،

© rasailojaraid.com

بقیہ صفحہ ۴۱ پر